إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے

شیخ نصیر الدین خورشید
پروپرائٹر
نادرن آرمی پریس لمیٹڈ
اینڈ
... امرتسر

دِراسۃ القرآن

از

حافظ سید محمد ادریس فاضل ڈابھیل۔ مولوی فاضل منشی فاضل ادیب فاضل
پروفیسر دینیات ایم۔اے او کالج امرتسر

جلد اول

قیمت ۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ
بے شبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے

شیخ نصیر الدین خورشید
پروپرائٹر
نادرن آرٹ پریس لدھیانہ
اینڈ
لوہاری دروازہ لاہور

دِراسۃ القرآن

از

حافظ سید محمد ادریس فاضل ڈاکٹر احمد مولوی فاضل منشی فاضل ادیب فاضل
پروفیسر دینیات ایم۔اے او کالج امرتسر

بار اول　　جملہ حقوق محفوظ ہیں　　قیمت ۲ روپے

نام ...نصیر الدین... Nasir-ud-Din....

جماعت .... X ...نہم........

فریق .... A ....

سکول Nowshera Islamia High school

پورا پتہ ...نار درن آری پریس سرا چھ مغزل

تاریخ 17-4-41 ماہ 4 سنہ 1941

فہرست

تعارف

۱- دراسۃ القرآن ہائی سکولوں کے انگریزی پڑھنے والے مسلمان طالب علموں کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کو دینیات کی تعلیم کے لئے بہت کم وقت ملتا ہے۔ اس لئے اس رسالہ میں نہایت ضروری امور اختصار کے ساتھ دئے گئے ہیں۔

۲- اس مجموعہ کا مقصد لڑکوں کو عربی زبان سکھانا نہیں ہے۔ بلکہ ان کو یہ سمجھانا ہے کہ ہماری تمام اخروی اور دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کا سامان خدا کی آخری اور مکمل الہامی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے۔

۳- آیات کا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کے مترجم قرآن مجید سے لیا گیا ہے۔ جو بامحاورہ ہونے کے باوجود ایک حد تک لفظی بھی ہے۔ اس ترجمہ کی امتیازی صفت یہ ہے کہ نبض شناس مترجم نے مختصر تشریحی نوٹ دے کر بڑے بڑے اعتراضات کو چٹکیوں میں اڑا دیا ہے۔

۴- مَیں نے عقائد کے مباحث کو چند سبقوں پر تقسیم کرنا چاہا تھا۔ لیکن بعض دوستوں نے کہا کہ ان تفصیلات سے لڑکے الجھن میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے ان بنیادی امور کے لئے صرف ایک آیت (سبق نمبر ۳ کی) لکھ دی البتہ موجودہ

فتنوں کے پیشِ نظر توحید اور ختم نبوت سے متعلق الگ الگ آیتیں بھی لکھدیں۔

۵۔ قرآن مجید کی کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کا ذکر مختلف عنوانات کے نیچے نہ ہو سکے۔ لیکن اس مجموعہ میں کوشش کی گئی ہے کہ آیت کے مضمون کے لئے قریب ترین اور واضح ترین عنوان لکھدیا جائے۔ اگر اساتذۂ کرام بھی پڑھاتے وقت اس عنوان پر زیادہ زور دیں۔ تو کتاب کا فائدہ دُگنا ہو جائے گا +

۶۔ گو یہ مجموعہ قابل اساتذہ پڑھائیں گے۔ پھر بھی طالب علموں کی سہولت کے لئے ہر سبق کے اوپر مشکل الفاظ کے معنی اور کہیں کہیں نیچے تشریحی نوٹ دئے گئے ہیں +

امرتسر

۲۰ رصفر المظفر ۱۳۶۰ھ

محمد ادریس کان اللہ لہ

تاریخ القرآن

نزول قرآن مجید

قرآن کریم اللہ تعالٰے کا کلام ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا کر کے اُترا۔ اور تقریباً تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اس کلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرتؐ تک پہونچانے کا کام ایک معزز فرشتہ کے سپرد تھا۔ جس کا نام روح امین اور جبرئیل ہے۔

کتابتِ قرآن مجید

اب سے کم و بیش ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہمارے ملک سے بہت دور جزیرہ نمائے عرب میں قرآن شریف نازل ہوا تھا۔ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کا وجود نہیں تھا۔ کاغذ (قرطاس) کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اور وہ بھی چند ترقی یافتہ ملکوں کے سوا کہیں نہیں ملتا تھا۔ اس لئے جب قرآن شریف کی کوئی آیت یا سورت اُترتی تو آنحضرتؐ کسی صحابی کو بلوا لیتے۔ اور پتھر کی تختی، ہرن کی جھلی، اونٹ کے شانہ کی ہڈی یا کھجور کے پتے پر اس آیت یا سورت کو لکھوا دیتے (آپ خود اُمّی تھے۔ لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے) اس طرح قرآن شریف کا ایک مکمل نسخہ تیار ہو گیا۔ جسے آنحضرتؐ بحفاظت تمام اپنے گھر میں رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ صحابہ کرام بھی بطور خود قرآن مجید لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے

جمع قرآن مجید آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ ان کے زمانہ میں شہر یمامہ کے ایک رئیس مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ جس میں تقریباً سات سو حافظ قرآن شہید ہو گئے۔ لڑائی کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس جاکر کہا کہ اس لڑائی میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ قرآن کہیں ضائع نہ ہو جائے اس لئے میری رائے یہ ہے۔ کہ آپ اس کو جمع کرا دیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پہلے تو یہ عذر کیا کہ میں وہ کام کیوں کروں جس کو آنحضرتؐ نے نہیں کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے اصرار سے وہ بھی اس ضرورت کو سمجھ گئے۔ اور جمع قرآن کے لئے حفاظ کی ایک کمیٹی بنا کر حضرت زیدؓ بن ثابت کو اس کا ناظم مقرر کیا۔ حضرت زیدؓ چونکہ آنحضرتؐ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اور اکثر وحی لکھا کرتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ نے ان کو خود قرآن مجید حفظ کرایا تھا اس لئے وہ اس کام کے لئے موزوں ترین آدمی تھے۔

حضرت زیدؓ بن ثابت نے بڑی محنت سے سارا قرآن شریف جمع کرکے "قرطاس" پر لکھا اور شیرازہ لگا کر تاگے سے سی دیا۔ تاکہ اس کا کوئی ورق ضائع نہ ہو۔ یہ نسخہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس امانت رہا۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا۔ اور ان کی شہادت کے بعد اُن کی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت حفصہؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔

اشاعت قرآن مجید حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب کہ مسلمان آرمینیہ

اور آذربیجان میں کافروں سے لڑ رہے تھے۔ تو ان میں لب و لہجہ کے اختلاف کی وجہ سے قرآن مجید کے تلفظ کے متعلق اختلافات پیدا ہو گئے۔ اور باہمی فساد کا اندیشہ ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ کو خبر ملی۔ تو انہوں نے حضرت حفصہ رضؓ کے پاس سے قرآن شریف کا وہ نسخہ منگوایا اور حضرت زیدؓ بن ثابت، عبداللہؓ بن زبیر سعیدؓ بن العاص اور عبدالرحمٰنؓ بن الحارث کو اس کی نقلیں لکھنے پر مامور کیا اور حکم دے دیا کہ جب کسی لفظ کے تلفظ کے متعلق اختلاف پیدا ہو تو قریش کے لہجہ کو اختیار کرنا۔ کیونکہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اترا ہے۔ اس اصول کے ماتحت متعدد نسخے لکھے گئے۔ تو آپ نے ان کو حکومت اسلامیہ کے مرکزی شہروں میں بھیج دیا۔ اور حکام کو لکھ دیا کہ اس نسخہ کے علاوہ جس کے پاس قرآن کے نام سے جو کچھ لکھا ہوا ہو۔ اسے ضائع کر دے۔ تاکہ آئندہ مسلمانوں میں قرآن کے تلفظ کے بارہ میں اختلافات پیدا ہونے کا احتمال نہ رہے۔ یہ واقعہ ۲۵ھ کا ہے۔

یاد رہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں قرآن کریم کو بعینہ اسی ترتیب سے لکھا گیا تھا۔ جس ترتیب سے آنحضرت ؐ نے حضرات صحابہ کو سمجھایا تھا اس میں ایک لفظ یا ایک حرف کا تغیر و تبدل نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ ترتیب آسمانی تھی۔

نصر بن عاصم

قرآن مجید کے ان نسخوں میں نقطے اور اعراب نہیں تھے۔ جب اسلامی سلطنت کے حدود زیادہ وسیع ہو گئے۔ تو عراق کے

دائسرائے حجاج بن یوسف نے حضرت نصر بن عاصم سے قرآن شریف کے ایسے نسخے لکھائے جن میں نقطوں اور اعراب کا پورا پورا خیال رکھا گیا تھا۔ اس طرح غیر عرب مسلمانوں کے لئے قرآن شریف کا پڑھنا آسان ہوگیا۔

تقسیم قرآن مجید

قرآن کریم کی تقسیم اس کے نازل کرنے والے (پروردگار) نے ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتوں میں کی ہے۔ جن میں سے ہر ایک سورت ایک مستقل مضمون پر مشتمل ہے۔ ان سورتوں کی تقسیم آیتوں میں ہوئی ہے۔ اور ہر آیت ایک مستقل جملہ ہے۔

دوسری تقسیم

تلاوت کے لئے صحابہ کرام کے زمانہ میں قرآن شریف کو سات منزلوں میں تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ وہ عموماً ہفتہ میں ایک بار قرآن شریف کو ختم کرتے تھے۔ پھر حجاج کے زمانہ میں اس کو تیس پاروں اور ہر پارہ میں نصف اور ربع پر تقسیم کیا گیا۔ یہ تقسیم مضمون کے لحاظ سے نہیں بلکہ مساوی حصوں کے لحاظ سے کی گئی تھی۔

محمد ادریس کان اللہ لہ

الدّرس الاوّل (۱)

مناجات

رَبٌّ - پروردگار - پالنے والا
یَوْمُ الدِّیْنِ - انصاف کا دن -
اِیَّاكَ - خاص تیرے لئے -

اَلصِّرَاطُ - رستہ -
مَغْضُوْبٌ جس پر غضب ہوا (مادہ غَضَبٌ)
اَلضَّالِّیْنَ - بھٹکے ہوئے - (مادہ ضَلَالٌ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے - جو بڑے مہربان

الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم والے ہیں - جو مالک ہیں روز جزا کے - ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ (سورۂ فاتحہ)

جن پر آپ کا غضب کیا گیا۔ اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے۔

(۱) اس سورت کے مطالب پر نظر ڈالتے ہی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں قرآن مجید کے سارے مضامین مجمل طور پر آ گئے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کے مضامین کا مرجع ان چار امور کی طرف ہے کہ (۱) انسان خدا کی صفات کا ٹھیک ٹھیک تصور کرے۔ (۲) مرنے کے بعد جی اُٹھنے کا اعتقاد رکھے۔ (۳) قانونِ مجازات یعنی جزا و سزا پر یقین رکھے۔ (۴) فلاح و سعادت کی راہ کو پہچانے اور اور اس پر چل کر دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کرے۔ اور ان باتوں کا خلاصہ اس مختصر سورت میں نہایت خوبی کے ساتھ دعا کے پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس سورت کو اُمّ القرآن۔ اساس القرآن۔ الکافیہ الوافیہ۔ الکنز۔ الشفاء کہا گیا ہے۔

Hasan-ud [illegible]

الدّرس الثانی (۲)

اسلام

دِيْنٌ - مذہب -
بَغْيًا بَيْنَهُمْ - آپس کی ضد سے

مَنْ يَّبْتَغِ - جو طلب کرے (اِبْتِغَاءٌ مصدر)
خَاسِرٌ - نقصان اٹھانے والا -
(مادہ خُسْرٌ خَسَارَةٌ)

---

(۱) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف
بلا شبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط
حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہونچ چکی تھی۔ محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا، تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (آل عمران آیت ۱۹)
بہت جلد اس کا حساب لینے والے ہیں

(۲) وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا۔ اور وہ آخرت میں
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۸۵)
تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

---

(۱) اسلام کا مادہ "سِلْم" ہے جس کے معنی صلح اور فروتنی کے ہیں۔

(۲) یہ آیت اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ نجات کی کامل راہیں صرف اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ گو قرآن مجید دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ لیکن اس امر کا بھی اظہار فرماتا ہے کہ سب دیگر مذاہب میں غلطیوں کے شامل ہو جانے سے اب انسان ان کے ذریعہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

[illegible]

الدرس الثالث (۳)

عقائد

اٰمَنُوْا - جو ایمان لائے ہیں۔	اَلْیَوْمُ الْاٰخِرُ - پچھلا دن - قیامت کا دن۔
اٰمِنُوْا - ایمان لاؤ - اعتقاد رکھو۔	ضَلَالٌ - بھٹک جانا۔

(۱) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اس کے

رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى

رسول کے ساتھ۔ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے

رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

رسول پر نازل فرمائی۔ اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے۔ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا

وَ رُسُلِهٖ (۲) وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ

اور اس کے رسولوں کا اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں

ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ (النساء آیت ۱۳۶)

بڑی دور جا پڑا۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے مختلف زمانوں میں انسان کی ہدایت کے لئے متعدد کتابیں اتاری ہیں جن میں سے چار زیادہ مشہور ہیں۔ ۱۔ توریت ۲۔ زبور۔ ۳۔ انجیل۔ ۴۔ قرآن مجید۔ ان چاروں پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ گو غیر متفقہ مسائل میں سوائے قرآن مجید کے دوسری آسمانی کتابوں پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے ہر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے۔ جن میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ اس لئے اقوام عالم کے قدیم مذہبی پیشواؤں کے بارے میں ہمیں سکوت اختیار کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ "من یکفر" میں داخل ہو کر "ضلال بعید" میں جا پڑیں۔

شیخ نصیر الدین "خورشید"

الدّرس الرابع (۴)

توحید

حَیٌّ۔ زندہ۔ (مادہ حیوٰۃٌ)
قَیُّوْمٌ۔ ہمیشہ رہنے والا۔
(مادہ۔ قَوْمٌ۔ قِیَامٌ)
سِنَۃٌ۔ اونگھ۔

بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ۔ ان کے ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے۔
کُرْسِیٌّ۔ کرسی۔ بادشاہی۔ علم۔
لَا یَئُوْدُہٗ۔ اس کو نہیں تھکاتا (مادہ اَوْدٌ)

آیۃ الکرسی

(۱) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے۔ سنبھالنے والا ہے تمام عالم کا۔

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے مملوک ہیں۔ سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں

وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ

اور جو کچھ زمین میں ہیں۔ ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکے

اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ ج

بدون اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر اور غائب حالات کو

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ

اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے۔ اس کی کرسی نے سب آسمانوں

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (بقرہ آیت ۲۵۵)

اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

---

(۱) حدیث میں آیا ہے۔ کہ آیت الکرسی قرآن شریف میں افضل آیت ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ اس آیت نے شرک کی جڑوں پر ایسا کلہاڑا چلایا ہے کہ اب مشرکین بھی باوجود شرک کرنے کے مشرک کہلانے سے شرماتے ہیں، اور کروڑوں دیوتاؤں کو پوجنے والے بھی اپنے کو موحد کہتے ہیں۔

"شیخ نصیر الدین محرمشہر"

الدّرس الخامس (۵)

(ختمِ نبوت)

مُحَمَّدٌ - آنحضرتؐ کا نام مبارک	خَاتَمٌ - مُہر - خاتمہ - انجام -
اَبٌ - باپ -	اَکْمَلْتُ - میں نے کامل کر دیا -
رِجَالٌ - بہت سارے مرد -	(مادہ - کَمَالٌ)
(واحد رَجُلٌ)	رَضِیْتُ - میں نے پسند کیا - (مصدر رِضیً)

(۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط
لیکن اللہ کے رسول ہیں - اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۴۰)
اور اللہ تعالے ہر چیز کو خوب جانتا ہے -

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا -
وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ
اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا - اور میں نے

لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا ط (مائدہ آیت ۳)

اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کیا

---

(۱) "خَاتَم" کے معنی مُہر کے ہوں۔ یا آخری کے۔ اگر یہ لفظ بے ضرورت استعمال نہیں ہوا۔ تو اس کا مطلب وہی ہے جو آنحضرتؐ کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک مسلمان برابر سمجھتے رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرتؐ آخری نبی ہیں۔ نیز اگر آنحضرتؐ کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی۔ تو حضرت ابوبکرؓ اپنے زمانہ کے متنبیوں کے خلاف تلوار اُٹھانے سے پہلے ان کی بابت تحقیق کرنے کی زحمت ضرور گوارا فرماتے یا کم از کم دوسرے صحابہ ان کی توجہ اس طرف مبذول کراتے۔ فلیفہم۔

الدّرس السّادس (۶)

العبادات

(طہارت جسمانی)

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى - جب قصد کرو -

مَرَافِق - کہنیاں - (واحد مِرْفَقٌ)

اَرْجُلٌ - پاؤں - (واحد - رِجْلٌ)

كَعْبٌ - ٹخنہ -

جُنُبٌ - ناپاک (جس کو نہانے کی حاجت ہو) -

مَرْضٰی - بیمار لوگ (واحد مَرِيْضٌ)

غَائِطٌ - نشیبی زمین - (مراد بیت الخلا) -

صَعِيْدٌ - مٹی - اونچی زمین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

اے ایمان والو جب تم نماز کو اُٹھنے لگو تو اپنے

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

چہروں کو دھوؤ - اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں سمیت

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط

اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ
اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو۔ تو سارا بدن پاک کرو۔ اور اگر تم
مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
بیمار ہو۔ یا حالتِ سفر میں ہو۔ یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
یا تم نے بی بیوں سے قربت کی ہو۔ پھر تم کو پانی نہ ملے
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (۱) فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
تو تم پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو۔ یعنے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو۔
وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ
اس زمین پر سے۔ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں
مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۶)
اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرمادے۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔

(۱) اگر پانی نجاست کو دور کرتا ہے تو مٹی عفونت کو سلب کرتی ہے۔ اس لئے بوقت مجبوری طہارت کے لئے اگر پانی کا کوئی عوض ہے۔ تو وہ مٹی ہے۔ پس تیمم وضوء کی نقل ہے اور اس سے بہتر کوئی نقل سمجھ میں نہیں آتی۔

الدّرس السّابع (۷)

نماز

اُتْلُ - پڑھو۔ (مصدر تِلَاوَۃٌ)	عَشِیٌّ - دن کا آخری حصہ - بعد زوال۔
اَقِمْ - قائم رکھا کرو - پابند رہو۔	تُظْهِرُوْنَ - تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔ (مادہ - ظُهْرٌ)
مُنْكَرٌ - نامناسب ناشائستہ۔	
تُمْسُوْنَ - تم پر شام کا وقت آتا ہے (مادہ - مَسَاءٌ)	

(۱) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے۔ آپ اسے پڑھا کیجئے۔ اور نماز کی پابندی رکھئے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

بیشک نماز (اپنی وضع کے اعتبار سے) بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (عنکبوت آیت ۴۵)

اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالے تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو۔ شام کے وقت اور صبح کے وقت

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور تمام آسمان و زمین میں اسی کی حمد ہوتی ہے

وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ (۲) (الروم آیت ۱۸)

اور بعد زوال اور ظہر کے وقت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ
اے ایمان والو۔ جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کے لئے اذان کہی جایا کرے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
توتم اللہ کی یاد (یعنے نماز و خطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو

وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (الجمعہ آیت ۹)
اگر تم کو کچھ سمجھ ہو

---

(۱) پہلی آیت میں نماز کے روحانی فوائد کا بیان ہے۔ دوسری آیت میں پانچ نمازوں کی فرضیت کا اعلان ہے۔ (شام کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں آگئی ہیں) اس آیت کی مکمل تفسیر آنحضرت کے ارشادات آپ کے تیئیس سالہ عمل اور مسلمانانِ عالم کے متفقہ عمل اور اعتقاد میں ڈھونڈنی چاہئے۔ تیسری آیت میں نماز جمعہ کی فرضیت اور اس کے آداب کا تذکرہ ہے۔

(۲) نیز صلواۃ خمسہ کے لئے دیکھو سورۂ طٰہٰ آیت ۱۳۰۔ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۸ +

قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، جو عام طور پر نماز میں پڑھی جاتی ہیں

الدّرس الثامن (۸)

سورۃ الفیل

اَلَمْ تَرَ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔
اَلْفِیْلُ۔ ہاتھی۔
کَیْدُ۔ مکر۔ فریب۔ تدبیر۔
اَبَابِیْل۔ جھنڈ۔ غول (اس کا واحد نہیں ہے)
سِجِّیْلُ۔ کنکر۔ ٹھیکری۔
عَصْفٌ۔ بھوسہ۔
مَاْکُوْلٌ۔ کھایا ہوا۔
(مصدر۔ اَکْلٌ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّ اَرْسَلَ

کیا (ویرانی کعبہ کے بارے میں) ان کی تدبیر کو سر تا پا غلط نہیں کر دیا۔ اور ان پر

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ

غول کے غول پرندے بھیجے۔ جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے

سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝
سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا۔

---

(۱) یمن کا حاکم ابرہہ خانہ کعبہ کی طرف لوگوں کا رجحان دیکھ کر حسد کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس قدیم ترین عبادتگاہ کو گرا دینے کے ارادے سے مکہ معظمہ پر لشکر کشی کی۔ جب مکہ کے قریب پہونچا تو اللہ تعالےٰ نے ان پر پرندے مسلط کئے۔ جن کی چونچ اور پنجوں میں کنکریاں تھیں جس پر کنکری پڑتی وہیں ڈھیر ہو جاتا۔ اس طرح سارا لشکر تباہ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مرکز عبادت (خانہ کعبہ) کو دشمن سے بچا لیا +

الدّرس التاسع (۹)

سورۃ القریش

اِیْلٰفٌ ۔ الفت دلانا ۔ خوگر ہونا۔	اَلْبَیْتُ ۔گھر۔ مراد خانہ کعبہ۔
(مادہ اُلْفَۃٌ)	جُوْعٌ ۔ بھوک ۔
اَلشِّتَآءُ ۔ جاڑا ۔ سرما۔	اٰمَنَ ۔ امن دیا۔
اَلصَّیْفُ ۔ موسم گرما۔	(مادہ ۔ اَمْنٌ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

(۱) لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اِیْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ
چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنے جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں

وَ الصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ
تو (اس نعمت کے شکریہ میں) ان کو چاہیئے کہ اُس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں

الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ
جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور

اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۚ
خوف سے ان کو امن دیا۔

(۱) قریش خانہ کعبہ کے مجاور تھے۔ اور تمام جزیرۂ عرب ان کا ادب کرتا تھا۔ یہ لوگ جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف تجارت کے لئے جاتے تھے۔ اور ہر جگہ ان کی خوب آؤ بھگت ہوتی تھی۔ اس سورت میں یہ نعمتیں جتا کر خدائے تعالیٰ نے ان کو سمجھایا ہے۔ کہ اگر اس گھر کے طفیل مختلف ممالک میں تم کو یہ نعمتیں اور تجارتی مراعات حاصل ہیں۔ تو تمہارا فرض منصبی ہے کہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کرو۔ اور شرک وبت پرستی سے توبہ کرلو۔

الدّرس العاشر (۱۰)

سورۃ الماعون

یُکَذِّبُ - جھٹلاتا ہے۔ (مادہ کَذِبٌ)	سَاھُوْنَ - بھلانے والے۔ (مصدر سَھْوٌ)
یَدُعُّ - دھکے دیتا ہے۔ (مصدر دَعٌّ)	یُرَآءُوْنَ - دکھلاتے ہیں۔
لَا یَحُضُّ - ترغیب نہیں دیتا۔	(مادہ رِیَاءٌ دکھلاوا)
(مصدر حَضٌّ)	مَاعُوْنَ - برتنے کی چیز، زکوٰۃ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝

کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے

فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝

سو (سنئے کہ) وہ وہ شخص ہے۔ جو یتیم کو دھکے دیتا ہے

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝

اور محتاجوں کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ

سو ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو

سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ

بھلا بیٹھتے ہیں (یعنے ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں۔ کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے۔

---

(۱) مطلب یہ ہے۔ کہ نمازی لوگ خلق خدا کی دل آزاری نہیں کیا کرتے۔ غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو ان کی مدد کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ جس نمازی میں یہ خوبی پیدا نہ ہو۔ اس کی نماز ایک دکھاوا ہے +

الدّرس الحادی عشر (۱۱)

سورۃ الکوثر

اَلْکَوْثَرُ۔ حوض کوثر۔ خیر کثیر | شَانِئٌ۔ بدخواہ (مصدر شَنْئًا۔ شَنْئَان)
اِنْحَرْ۔ قربانی کرو۔ (مصدر نَحْرٌ) | اَبْتَرُ۔ بے نسل۔ (مصدر بَتْرٌ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝
بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ (۲)
سو (ان نعمتوں کے شکریہ میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ ۝ (۳)
بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

---

(۱) کوثر بہشت کے ایک حوض کا نام ہے۔ یا اس سے مراد خیر کثیر ہے۔
(۲) حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس نے اللہ کے سوا اور کسی کے لئے قربانی کی اس پر خدا کی لعنت ہے۔ (مسلم) (۳) آنحضرت ؐ کے متعلق کافر کہتے تھے کہ ان کا کوئی بیٹا نہیں۔ اس دنیا سے گذرنے کے بعد ان کا نام لینے والا بھی کوئی باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات ان پر لوٹا دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان کی مخالفانہ تحریکیں سب فنا ہو جائیں گی اور آنحضرت ؐ کی دینی نسل قیامت تک باقی رہے گی۔

الدّرس الثانی عشر (۱۲)

سورۃ الکافرون

قُلْ - کہہ دے۔ (قَوْلٌ) | عَابِدُوْن - عبادت کرنے والے۔
اَعْبُدُ - میں عبادت کرتا ہوں۔ | دِیْنٌ - مذہب - طریقہ - بدلہ - جزا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ

آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو۔ نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں

مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ

کی پرستش کرتا ہوں۔ اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو

وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

اور نہ (آئندہ) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا۔ اور نہ تم میرے معبود کی

مَاۤ اَعْبُدُ ؕ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ۠ (۱)

پرستش کروگے۔ تم کو تمہارا بدلہ ملیگا۔ اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔

---

(۱) کفار مکہ آنحضرت کے بڑھتے ہوئے اقتدار سے مرعوب ہو کر آپ سے سمجھوتہ کرنے لگے۔ کہ ایک سال ہم آپ کے مذہب پر چلیں گے۔ اور دوسرے سال آپ ہمارے دین کی پیروی کر لیا کیجئے۔ اس سورت میں اس خوش نما تجویز کا جواب دیا گیا ہے*

الدرس الثالث عشر (۱۳)

سورۃ النصر

نَصْرٌ۔ مدد۔ | سَبِّحْ۔ پاکی بیان کرو۔
فَتْحٌ۔ کامیابی۔ | اِسْتَغْفِرْ۔ معافی مانگو۔
اَفْوَاجٌ۔ گروہ گروہ (واحد فَوْجٌ) | تَوَّابٌ۔ توبہ قبول کرنے والا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان اور نہایت رحم والے ہیں

(۱) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ ۙ
(اے محمدؐ) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح آپہنچے (واقع ہو جائے)

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۙ
اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ
تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے۔ اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝
وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

---

(۱) یہ سورت آپ کی رحلت سے چھ ماہ پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس کے

نزول سے آپ سمجھ گئے تھے۔ کہ فریضۂ نبوت ادا ہو چکا۔ اور اب مجھے اس دنیا سے سفر کرنا ہے۔ اس کے بعد آپ برابر امت کو سمجھاتے رہے کہ میں عنقریب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں۔ آخری رمضان کے اعتکاف میں حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں اور جنّت البقیع کی دعاء نیم شبی میں آپ نے اس امر کی طرف اشارے کئے ہیں۔

الدّرس الرابع عشر (۱۴)

سورۃ اللہب

اَبِیْ لَهَبٍ۔ نام ہے۔	حَمَّالَةُ۔ لاد کر لانے والی (مصدر حَمْلٌ)
تَبَّ۔ وہ ہلاک ہوا۔	اَلْحَطَبُ۔ لکڑی۔
مَا كَسَبَ۔ جو اس نے کمایا۔	جِيْدٌ۔ گلا۔ گردن۔
سَيَصْلٰى۔ عنقریب داخل ہوگا۔	حَبْلٌ۔ رسی۔
(مصدر۔ صَلًى۔ صِلِیٌّ)	مَسَدٌ۔ کھجور کی چھال سے بنی ہوئی۔
ذَاتَ لَهَبٍ۔ شعلہ والی۔	(بل دار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

(۱) تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا

وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝

اور نہ اس کی کمائی۔ وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا

وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا

وہ بھی اور اس کی بیوی بھی۔ جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے۔ (اور دوزخ میں پہونچ کر) اس کے گلے میں

حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

ایک رسی ہوگی، خوب بٹی ہوئی

(۱) ایک دن آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر پکارا "یا معشر قریش" آواز سنکر لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپ نے ان کے سامنے ایک مدلل تقریر فرمائی جس پر آپ کے چچا ابولہب نے برہم ہو کر کہا "بس اسی لئے ہم کو پکارا تھا؟" پھر اس نے ایک پتھر اُٹھا کر آنحضرت کی طرف پھینکا۔ اور سب لوگ برہم ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ اس پر یہ سورت اتری۔ جس میں اس کو اور اس کی بیوی ام جمیل بنت حرب کو مناسب تنبیہ کی گئی +

الدّرس الخامس عشر (۱۵)

سورۃ الاخلاص

صَمَدٌ - بے نیاز۔ | لَمْ یُوْلَدْ - وہ نہیں جنا گیا۔
لَمْ یَلِدْ - اس نے نہیں جنا۔ | کُفُوًا - مثل - برابر - ہمسر - ہمتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ

آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ

اللہ بے نیاز ہے۔ اس کے اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠

اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

---

(۱) ایک دفعہ کفار قریش نے آپ سے کہا۔ کہ خدا یہ تو بتائیے۔ کہ آپ جس خدا کی طرف ہم کو بلاتے ہیں۔ اس کی امتیازی صفت کونسی ہے؟ اس پر۔ یہ سورت اتری۔ جس میں پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی ذات میں

اکیلا ہے۔ دوسری میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ کسی کام میں کسی چیز کا بھی محتاج نہیں۔ یہاں تک کہ خلق عالم میں روح اور مادہ کا بھی محتاج نہیں۔ تیسری آیت میں کسی کا باپ یا بیٹا ہونے کی تردید کی ہے۔ جیسا کہ نصاریٰ کا خیال ہے۔ چوتھی میں اس کے ہمسر کی نفی کی ہے۔ جیسا کہ آتش پرستوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خالق خیر کے مقابلہ میں ایک خالق شر بھی ہے۔

الدّرس السادس عشر (۱۶)

(سورۃ الفلق)

اَعُوْذُ - میں پناہ مانگتا ہوں۔	وَقَبَ - اندھیرا چھا گیا۔
(مصدر عَوْذٌ)	(مصدر وَقْبٌ)
فَلَقٌ - صبح	نَفّٰثٰتِ - پھونکنے والیاں۔
غَاسِقٌ - اندھیری رات۔	(مصدر - نَفْثٌ)
(مصدر غَسْقٌ)	عُقَدٌ - گرہیں۔ (واحد عُقْدَۃٌ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ

آپ (اپنے استعاذہ کے لئے) کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝

جب وہ رات آجائے۔ اور (بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

---

(۱) مدینہ منورہ کے یہود آنحضرتؐ کے سخت دشمن تھے۔ زیر دیوار بٹھا کر آپ کی جان لینی چاہی۔ دعوت کر کے زہر کھلایا۔ اور جادو کر کے آپ کو پریشان کرنا چاہا۔ ان دو سورتوں (فلق۔ الناس) میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی ہے۔ کہ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہے۔ یہ لوگ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

الدّرس السابع عشر (۱۷)

(سورۃ النّاس)

نَاسٌ ۔ لوگ۔ (واحد۔ اِنْسَانٌ)	يُوَسْوِسُ ۔ وسوسے ڈالتا ہے
مَلِكٌ ۔ بادشاہ۔	صُدُوْرٌ ۔ سینے۔ (واحد۔ صَدْرٌ)
خَنَّاسٌ ۔ پیچھے ہٹ جانے والا۔	جِنَّةٌ ۔ جنات۔
(مصدر خَنْسٌ ۔ خُنُوْسٌ)	(واحد۔ جِنِّيٌّ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

(۱) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ

آپ کہئے کہ میں آدمیوں کے مالک ۔ آدمیوں کے بادشاہ

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ

آدمیوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ (وسوسے ڈالنے والا)

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جن ہو یا آدمی (ہو)

(۱) قرآن کریم کی اصطلاح میں کسی کو برائی پر آمادہ کرنے والا یا لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے والا شخص بھی اسی طرح شیطان ہے۔ جیسا ابلیس لعین۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ؕ

الدّرس الثامن عشر (۱۸)

(روزہ)

كُتِبَ - لکھا گیا ہے۔
اَلصِّيَامُ - روزہ۔
مَعْدُوْدَاتٍ - گنتی کے۔ چند ایک۔
عِدَّةٌ - شمار۔ گنتی۔
يُطِيْقُوْنَ - طاقت رکھتے ہیں۔

تَطَوَّعَ - اس نے اپنے شوق سے کام کیا۔
شَهْرٌ - مہینہ۔
شَهِدَ - اس نے دیکھا۔
(مصدر شهادة)
عُسْرٌ - سختی۔

(۱) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے)
كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ
لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ۔
اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو۔ پھر (اس میں بھی اتنی آسانی کہ) جو شخص تم میں بیمار ہو۔
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط
یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا اس پر (واجب) ہے

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ
اور جو لوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہیں ان کے ذمہ فدیہ ہے کہ وہ ایک غریب کا کھانا دینا ہے
فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا
اور جو شخص خوشی سے (زیادہ) خیر کرے تو اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ
(اس حال میں) زیادہ بہتر ہے اگر تم صبر رکھتے ہو۔ (وہ تھوڑے دن) ماہ رمضان ہے
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
جس میں قرآن مجید بھیجا گیا ہے جس کا (ایک) وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
اور دوسرا (وصف) واضح الدلالۃ ہے منجملہ ان کتب کے جو کہ (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں)
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ
فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو۔ اس کو ضرور اس میں روزہ رکھنا چاہئے
وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو۔ تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ)
اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز
رکھنا (اس پر واجب ہے) اللہ تعالے کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور
ہے۔ اور تمہارے ساتھ دشواری منظور نہیں۔ اور تا کہ تم لوگ ایام (ادا یا قضا کی)

وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
شمار کی تکمیل کر لیا کرو۔ لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کیا کرو۔
عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (البقرۃ از آیت ۱۸۳)
کہ اس نے تم کو ایسا طریقہ بتلا دیا۔ اور تاکہ تم لوگ (اس کا) شکر ادا کیا کرو۔

---

(۱) روزے کو فرض قرار دینے سے شارع کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو چست و چالاک اور صابر و ضابط قوم بنائے۔ نہ بندۂ شکم و حریص و طامع۔ کہ تھوڑی دیر بھی بھوک و پیاس کے ضبط کرنے پر قادر نہ ہوں۔

(۲) باب افعال کا ایک خاصہ سلب ماخذ بھی ہے۔ (جیسے اَفْلَسَ ای لَمْ یَبْقَ مَعَہٗ فَلْسٌ۔ اَشْفٰی۔ ای زَالَ شِفَآءُہٗ) اس صورت میں یُطِیْقُوْنَهٗ کے معنی یہ ہوں گے "جو لوگ روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں" اس بنا پر آیت کو منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بعض لکھتے ہیں کہ یہاں لا محذوف ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا لَا یُطِیْقُوْنَهٗ پڑھا کرتی تھیں۔

الدرس التاسع عشر (۱۹)

(زکوٰۃ)

فُقَرَاءُ - جمع فقیر۔
مَسٰكِيْنُ - جمع مسکین۔
عَامِلِيْنَ - تحصیلدار۔ کارکن۔ (واحد عَامِلٌ)

مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْبِ - جن کی دلجوئی منظور ہو۔
رِقَابٌ - گردنیں۔ مراد غلام
غَارِمِيْنَ - قرضدار لوگ (غَرِم)

(۱) وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
اور نمازیں پابندی سے پڑھے جاؤ۔ اور زکوٰۃ دئے جاؤ۔ اور جو نیک کام بھی
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہوگے۔ حق تعالیٰ کے پاس (پہونچ کر) اس کو پالوگے۔
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (البقرۃ آیت ۱۱۰)
کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے سب کئے ہوئے کاموں کو دیکھ بھال رہے ہیں۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ
صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر
عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
متعین ہیں اور جن کی دلجوئی کرنا (منظور) ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں۔

وَ الْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ط
اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں۔ یہ حکم اللہ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۶۰)
کی طرف سے مقرر ہے۔ اور اللہ تعالے بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

---

(۱) نماز اور زکوٰۃ دو ایسی عبادتیں ہیں۔ جن سے انسان کی معنوی استعداد نشو ونما پاتی ہے۔ نماز پڑھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے نہ تو دین سے برگشتہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ان کی اجتماعی قوت میں ضعف آسکتا ہے۔

الدّرس العشرون (۲۰)

(حج)

مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ۔ وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم تعمیر کعبہ کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔

حِجُّ۔ زیارت۔ حج۔

مَنْ فَرَضَ جس نے اپنے اوپر مقرر کرلیا۔

رَفَثٌ۔ بری بات۔

تَزَوَّدُوْا۔ توشہ لیا کرو۔

(مادہ۔ زَادٌ)

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ

یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا۔ وہ مکان ہے۔ جو کہ مکہ میں ہے

مُبَارَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌ

جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے۔ اور جہاں بھر کے لوگوں کا رہنما ہے۔ اس میں

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ

کھلی نشانیاں ہیں منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے۔ اور جو شخص اس میں داخل ہو جائے

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

وہ امن والا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

یعنے اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی۔ اور جو شخص منکر ہو

فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ (آل عمران آیت ۹۷)
تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں

(۱) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ
(زمانہ) حج چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں۔ سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ
تو پھر (اس کو) نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست ہے) اور نہ کسی قسم کا نزاع

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
اور جو نیک کام کرو گے خدا تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ اور (جب حج کو جانے لگو) خرچ ضرور لے لیا کرو

التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (۲) (البقرۃ۔ آیت ۱۹۷)
کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں (گداگری سے) بچا رہنا ہے اور اے ذی عقل لوگو مجھ سے ڈرتے رہو

---

(۱) حج کے مہینے مشہور ہیں۔ شوال۔ ذیقعد اور دس دن ذی الحج کے۔ ان مہینوں میں حج کے لئے احرام باندھا جاسکتا ہے۔ لیکن حج کرنے کے دن صرف آٹھویں ذی الحج سے شروع ہوتے ہیں۔

(۲) حج کی اہمیّت کو مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور اسی لئے عموماً دنیا بھر کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد حج کو جاتے ہیں۔ پھر بھی مسلمانانِ عالم کے اس بے نظیر اجتماع سے اغیار کے دل کانپتے رہتے ہیں۔

الدّرس الحادی والعشرون (۲۱)

المعاصی

نفاق

يُخٰدِعُ - دھوکا دیتا ہے۔
(مادہ خِدَاعٌ)

يُرَآؤُنَ - ظاہرداری کرتے ہیں۔
(مادہ - رِئَآءٌ)

كُسَالٰى - کاہل لوگ - (واحد كَسْلَانٌ)

مُذَبْذَبِيْنَ - ڈانوا ڈول -

(۱) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
بلا شبہ منافق لوگ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے حالانکہ
خَادِعُهُمْ (۲) وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ
اللہ تعالیٰ اس چال کی سزا ان کو دینے والے ہیں۔ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں۔
قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ صرف آدمیوں کو دکھلاتے ہیں۔
وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ٥
اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر
مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ
معلق ہو رہے ہیں دونوں کے درمیان میں نہ ادھر نہ ادھر

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ (سورۃ النساء آیت ۱۴۳)

اور جس کو اللہ تعالٰی گمراہی میں ڈال دیں۔ ایسے شخص کے لئے کوئی سبیل نہ پاؤ گے

---

(۱) منافق کی دو قسمیں ہیں۔ اعتقادی[۱]۔ عملی[۲]۔ اعتقادی منافق بد ترین کافر ہے۔ اور عملی منافق مسلمان ہے۔ گو روح اسلامی سے بیگانہ ہے۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ خدا کا قانون ان کی طرف سے غافل ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کی سزا کے لئے ایک وقت مقرر ہے کہ اس وقت تک ان کو ڈھیل دی گئی ہے۔ تاکہ یہ لوگ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے دینی اور دنیوی بندشوں کو پوری طرح توڑ دیں اور اللہ تعالٰی کی حجت ان پر قائم ہو جائے۔ وقت آنے پر ان کو اپنی سیہ کاریوں کی سزا پوری پوری دی جائے گی۔

الدّرس الثانی والعشرون (۲۲)

چوری اور غصب

سَارِقٌ - چور - (سَرِقَۃٌ - چوری)
اِقْطَعُوْا - کاٹ ڈالو -
(قَطْعٌ کاٹنا)
نَکَالٌ - عبرت -

تُدْلُوْا بِهَا - ان کو پہنچاؤ -
(اِدْلَاءٌ اِلٰی - مقدمہ دائر کرنا)
فَرِیْقٌ - حصہ -
اِثْمٌ - گناہ -

(۱) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا
اور جو مرد چوری کرے۔ اور جو عورت چوری کرے۔ سو ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ (گٹے پر سے)
جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ
کاٹ ڈالو۔ ان کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے۔ اللہ کی طرف سے
وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ (مائدہ آیت ۳۸)
اور اللہ تعالیٰ بڑے قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں) بڑے حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی
وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ
اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا
اور ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو۔ کہ

فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ

لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ بطریق گناہ کھا جاؤ

وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۱۸۸)

اور تم کو (اپنے جھوٹ اور ظلم کا) علم (بھی) ہو۔

---

(۱) جو شخص لوگوں کے محفوظ اموال کو موقعہ پاکر چھین لیتا ہے وہ سماج کا بدترین دشمن ہے اور اس کو ایسی ہی قابلِ عبرت سزا ملنی چاہیئے۔ اسلام حقوق العباد میں چشم پوشی روا نہیں رکھتا۔

(۲) اس آیت میں مسلمانوں کو جھوٹے مقدمات دائر کرنے سے روکا گیا ہے۔ اور ان کو بتایا گیا ہے کہ قانون سے ناجائز فائدہ اُٹھانے والے بھی اسی طرح مجرم ہیں جس طرح قانون شکنی کرنے والے۔ اور اس بارے میں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

الدرس الثالث والعشرون (۲۳)

(سود)

رِبٰوا - زیادتی - سود۔
تَخَبَّطَهُ الشَّیْطَانُ - وہ دیوانہ ہوگیا۔
مَوْعِظَةٌ - نصیحت۔

اِنْتَهٰی - رک گیا - باز رہا۔
سَلَفَ - گذر چکا۔
عَادَ - لوٹا۔

(۱) اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا
جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ نہیں کھڑے ہوں گے (قیامت میں قبروں سے) مگر
کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ
جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنا دے
مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا
لپٹ کر (یعنی حیران و مدہوش) یہ (سزا) اس لئے ہوگی۔ کہ ان لوگوں نے کہا تھا
اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ
کہ بیع بھی تو مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے
وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ
اور سود کو حرام کردیا ہے۔ پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ

نصیحت پہونچی۔ اور وہ باز آگیا تو جو کچھ پہلے (لینا) ہو چکا ہے۔ وہ اسی کا رہا۔

وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ

اور (باطنی) معاملہ اس کا خدا کے حوالہ رہا۔ اور جو شخص پھر عود کرے۔ تو یہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ آیت ۲۷۵)

دوزخ میں جائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

(۱) سود اور تجارت میں یہ فرق ہے کہ سود میں محنت نہیں اور خرید و فروخت میں محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور نہ صرف سود خوری محنت سے خالی ہے۔ بلکہ اس سے محنت کی بیوقری بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ سودی قرضہ لینے والا شخص اگر اسے کام میں لگاتا ہے اور اس پر محنت کرتا ہے تو کبھی نفع اٹھاتا ہے۔ کبھی نقصان۔ مگر سرمایہ دار دونوں حالتوں میں اس کی محنت اور خسارہ کی پرواہ نہ کرتا ہوا اس سے اصل مع سود وصول کرتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تجارت میں نفع نقصان دونوں کا احتمال ہے۔ اور سود منافع کا دوسرا نام ہے۔ پس اگر سرمایہ دار طبقہ کو غریبوں سے برابر منافع حاصل کرنے کی اجازت ملجائے۔ تو غریبوں کا کہیں ٹھکانا نہ رہے۔

الدّرس الرابع والعشرون (۲۴)

(شراب جوا وغیرہ)

اَلْخَمْرُ ۔ شراب ۔	اَلْاَزْلَامُ ۔ قرعہ اندازی کے تیر
اَلْمَیْسِرُ ۔ جوا ۔ قمار ۔	یا پانسے (واحد زَلَمٌ)
اَلْاَنْصَابُ ۔ بت ۔ مورتی ۔	رِجْسٌ ۔ گندہ ۔ ناپاک ۔
(واحد ۔ نُصُبٌ)	یَصُدَّکُمْ ۔ تم کو باز رکھے (مصدر صَدٌّ)

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
اے ایمان والو۔ بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ

وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ
اور قرعہ کے تیر، یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ
سو ان سے بالکل الگ رہو۔ تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یوں چاہتا ہے

اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ
کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض

فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ
واقع کر دے اور اللہ تعالےٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (المائدہ از آیت ۹۰)

سو اب بھی باز آؤ۔

(۱) شراب گناہوں کی ماں ہے۔ اس کی اخلاقی، معاشرتی، مالی، جسمانی اور روحانی مضرتیں قریب قریب ہر شخص پر روشن ہیں۔ جوے کی بدولت جتنے گھرانے تباہ ہوئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہر سمجھدار آدمی اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ بت پرستی انسانیت کی توہین ہے۔ اور تیروں کے ذریعے فال دیکھنا اور ان پر ہار جیت کا مدار رکھنا، جوابازی ہے۔

عرب میں شراب نوشی اور جوابازی کا نہ صرف رواج تھا۔ بلکہ وہ لوگ ان قبیح عادتوں کو شرافت اور امارت کا امتیازی نشان سمجھتے تھے۔ بت پرستی عبادت تھی اور تیروں کے ذریعے جوا کھیلنا سخاوت کی دلیل تھی۔ قرآن کی پاکیزہ تعلیمات نے ان تمام عادتوں کا اور ان عادتوں کو بروئے کار لانے والی طبیعتوں کا بالکل خاتمہ کر دیا۔

الدّرس الخامس والعشرون (۲۵)

(زنا)

فَاحِشَةٌ - بہت بڑی برائی
اِجْلِدُوْا - تم درے مارو (مادہ جَلْدٌ)
مِائَةٌ - ایک سو۔
رَأْفَةٌ - ترس۔
وَلْيَشْهَدْ - اور حاضر رہیں۔
طَآئِفَةٌ - جماعت، گروہ۔

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَآ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ
اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو۔ بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۳۲)
اور بُری راہ ہے۔

(۱) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ
زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، سو ان میں سے ہر ایک کے

مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا
سنو درّے مارو۔ اور تم لوگوں کو ان دونوں پر

رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے۔ اگر تم اللہ پر

بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْھَدْ
اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی
عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲ (النور آیت ۲)
سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے

---

(۱) یہ سزا بن بیاہے مجرموں کے لئے ہے۔ اگر بیاہے ہوئے مرد اور عورت منہ کالا کریں۔ تو ان کا حکم سنگسار کرنے کا ہے۔ نسل انسانی کی حفاظت، استحقاقِ وراثت اور بیشمار جھگڑوں کی روک تھام کے لئے ضروری تھا کہ زناکار کو ایسی سخت سزا دی جاتی۔ اور جن ممالک میں اب بھی یہ قانون نافذ ہے۔ وہاں یہ واردات نہ ہونے کے برابر ہیں ؞

(۲) سزا دیتے وقت مسلمانوں کو حاضر رہنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس سزا سے ان کو عبرت حاصل ہو۔ اور اپنے دل و دماغ کو اس قسم کے خیالات سے بالکل پاک و صاف رکھیں ؞

الدّرس السّادس والعشرون (۲۶)

(بخل اور حسد)

مُلْكٌ ۔ بادشاہی ۔
نَقِيْرٌ ۔ کھجور کی گٹھلی کا شگاف
حِكْمَةٌ ۔ دانائی ۔
لَا يَحْسَبَنَّ ۔ گمان مت کرو ۔
(مصدر ۔ حِسْبَانٌ ۔ مَحْسَبَةٌ)

سَيُطَوَّقُوْنَ ۔ ان کو طوق پہنایا جائیگا
(مادہ ۔ طَوْقٌ) ۔
مِيْرَاثٌ ۔ میّت کا ترکہ ۔
(مادہ ۔ وِرْثٌ ۔ تُرَاثٌ)

(۱) اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ
ہاں کیا ان کے پاس کوئی حصہ ہے سلطنت کا ۔ سو ایسی حالت میں

النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ
تو اور لوگوں کو ذرا سی چیز بھی نہ دیتے ۔ یا دوسرے آدمیوں سے

عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ
ان چیزوں پر جلتے ہیں ۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ۔ سو ہم نے

اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ
حضرت ابراہیمؑ کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے ۔ اور علم بھی دیا ہے اور ہم نے

مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ (نساء آیت ۵۴)
ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے ۔

(۲) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ

اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیزیں بخل کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

اپنے فضل سے دی ہے۔ کہ یہ بات ان کے لئے کچھ اچھی ہوگی۔ بلکہ یہ بات ان کے لئے بہت

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ہی بری ہے۔ وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنائے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا

وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

اور اخیر میں آسمان و زمین اللہ ہی کا رہ جائے گا۔

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۰)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں

---

(۱) بخیل اور حاسد لوگ نہ تو خود کچھ کر سکتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو آگے بڑھنے کا موقعہ دیتے ہیں۔

(۲) منافقوں پر جنہوں نے مصلحت وقت دیکھ کر بظاہر اسلام قبول کیا تھا۔ خدا کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنا بہت شاق گذرتا تھا۔ یہاں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

الدّرس السابع والعشرون (۲۷)

(خیانت۔ بہتان۔ چغلخوری وغیرہ)

لَا تَخُوْنُوْا۔ خیانت مت کرو۔
(مصدر۔ خَوْن۔ خیانہ)
خَطِیْئَۃٌ۔ غلطی۔ قصور۔
یَرْمِ بِہٖ۔ بہتان لگاتا ہے (مصدر رَمْیٌ)
بُھْتَانٌ۔ تہمت لگانا۔
حَلَّافٌ۔ زیادہ قسمیں کھانے والا۔
(مصدر۔ حَلْفٌ۔ قسم)

مَھِیْنٌ۔ حقیر۔ کمینہ۔ (مَھَانَۃٌ)
ھَمَّازٌ۔ طعنے دینے والا۔
(مصدر ھَمْزٌ)
نَمِیْمَۃٌ۔ چغلی کھانا۔
عُتُلٌّ۔ سخت مزاج۔
زَنِیْمٌ۔ جس کی ذات معلوم نہ ہو۔

(۱) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ
اے ایمان والو۔ تم اللہ اور رسول کے حقوق میں خلل مت ڈالو۔ اور اپنی قابل حفاظت
وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؁ (انفال آیت ۲۷)
چیزوں میں خلل مت ڈالو۔ اور تم تو اس کا (مضر ہونا) جانتے ہو
وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْٓئًا
اور جو شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے۔ یا بڑا گناہ۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگائے
فَقَدِ احْتَمَلَ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ؁ (نساء آیت ۱۱۲)
سو اس نے تو بڑا بھاری بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا۔

(۲) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ

اور آپ (بالخصوص) کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

بے وقعت ہو۔ طعنے دینے والا ہو۔ چغلیاں لگاتا پھرتا ہو۔ نیک کام سے روکنے والا ہو

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ

حد (اعتدال) سے گذرنے والا ہو۔ گناہوں کا کرنے والا ہو۔ سخت مزاج ہو اور ان (سب)

زَنِيْمٍ ۙ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ؁ (القلم آیت ۱۰)

کے علاوہ حرامزادہ بھی ہو۔ اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو۔

---

(۱) خیانت سے مقصود وہ تمام خیانتیں ہیں۔ جو اسلام کے احکام کی تعمیل و تبلیغ اور امت کے مصالح و مقاصد میں کی جائیں۔

(۲) ان تمام بداخلاقیوں کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے۔ یعنی مال اور جتھے پر فخر کرنا آخر کار انسان کو ان اخلاقِ رذیلہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ؁

الدّرس الثامن والعشرون (۲۸)

(کبر و غرور)

مَرَحًا - اکڑ کر چلنا۔
لَا تُصَعِّرْ - مت موڑ (مادہ صَعَرٌ)
اِقْصِدْ - اعتدال اختیار کر۔
(مصدر۔ قَصْدٌ)

اُغْضُضْ - نرم کرو۔ پست کرو۔
(مصدر۔ غَضٌّ)
اَنْکَرُ الْاَصْوَاتِ - سب سے بری آواز۔
حَمِیْرٌ - گدھے (واحد حِمَارٌ)

(۱) وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ
اور زمین پر اتراتا ہوا مت چل (کیونکہ) تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ (بنی اسرائیل آیت ۳۷)
اور نہ (بدن کو تان کر) پہاڑوں کی لمبائی کو پہونچ سکتا ہے۔
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ط
اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○
بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط

اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر۔ اور اپنی آواز کو پست کر۔

اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ہ

بے شک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے

(لقمان آیت ۱۸ و ۱۹)

---

(۱) تکبر سے باز رکھنے کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ اس سے طبیعت کا میلان دوسروں کی حق تلفی کی طرف ہو جاتا ہے۔ دنیا میں جتنے مظالم ہوتے ہیں اور غریبوں کو جتنی تکلیفیں پہونچائی جاتی ہیں ان میں سے اکثر کا تعلق بیجا غرور اور نامناسب تکبر کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ انسان اگر اپنی بے بسی اور کمزوری کو پیش نظر رکھے تو اس کو کسی حالت میں بھی اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنے کا حق نہیں پہونچتا۔

الدّرس التاسع والعشرون (۲۹)

(لوگوں پر آوازے کسنا)

لَا یَسْخَرْ۔ ٹھٹھا نہ کرے۔ (مصدر سَخْرٌ)
نِسَاءٌ۔ عورتیں (واحد اِمْرَأَۃٌ)

لَا تَلْمِزُوْا۔ عیب نہ لگاؤ (مصدر لَمْزٌ)
لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ برے نام نہ رکھو۔ (مادہ۔ نَبْزٌ)

---

(۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئیے
عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ
کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے بہتر ہوں
وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی
اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئیے۔ کیا عجب ہے
اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ
کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط
اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ
ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے۔ تو وہ ظلم کرنے والے ہیں

(الحجرات آیت ۱۱)

---

(۱) مسلمان کی شان یہ ہے کہ خود عزت کی زندگی بسر کرے اور دوسرا کو عزت کی نظر سے دیکھے۔ لوگوں پر آوازے کسنا۔ طعنے دینا اور ان کو برے ناموں سے پکارنا اپنی عزت کو اپنے ہاتھوں خاک میں ملانا ہے۔

الدّرس الثلاثون (۳۰)

(بدگمانی - جاسوسی - غیبت)

اِجْتَنِبُوْا - بچتے رہو -
اَلظَّنَّ - گمان -
لَا تَجَسَّسُوْا - سراغ مت لگایا کرو
(مصدر تَجَسُّسٌ)

لَا يَغْتَبْ - غیبت نہ کرے -
لَحْمٌ - گوشت -
مَيْتٌ - مردہ -

---

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز
اے ایمان والو - بہت سے گمانوں سے بچا کرو
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (۲) وَّ لَا تَجَسَّسُوْا
کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط (۳) اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے - کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے
اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط
کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے - اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو -
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (الحجرات آیت ۱۲)
اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے -

(۱) کسی پر بدگمانی کر کے ہم بلاوجہ اس کے دشمن بن جاتے ہیں خود بھی اس کے درپئے آزار رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ایذا رسانی پر اکساتے ہیں۔ حالانکہ عقل اور نقل کی رو سے کسی کو بھی بلاوجہ نقصان پہونچانا جائز نہیں۔

(۲) بلاوجہ کسی کی ٹوہ میں رہنا جائز نہیں۔ ہاں ملک و ملت کی خاطر جاسوسی کرنی پڑے۔ تو جوانمردی اور موجب ثواب ہے۔

(۳) غیبت وہ گناہِ بے لذت ہے جس میں تقریباً سارے مسلمان آج کل مبتلا ہیں۔ دراصل یہ مرض بیکاری سے پھیلتا ہے۔ اور مسلمانوں میں بے کار لوگوں کی کمی نہیں ہے۔

الدّرس الحادی والثلاثون (۳۱)

شرافت کا معیار

اُنثٰی ۔ عورت	لِتَعَارَفُوْا ۔ تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو
شُعُوْبٌ ۔ کنبے ۔ قومیں ۔	(مصدر ۔ تَعَارُفٌ)
(واحد شَعْبٌ)	اَتْقٰی ۔ سب سے زیادہ پرہیزگار (مادہ تقوٰی)

(۱) یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے ۔ اور تم کو

شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط

مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا ۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط

اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے ۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (الحجرات آیت ۱۳)

اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے ۔

---

(۱) شریعت نے دنیوی امور میں نسب کا لحاظ ضرور کیا ہے لیکن ساتھ ساتھ بتایا ہے ۔ کہ صرف خاندانی شرافت کسی نااہل کو اپنے معاصرین سے آگے نہیں بڑھا سکتی ۔

الدّرس الثانی والثلاثون (۳۲)

انسانِ کامل

اَلْبِرُّ - نیکی، کمال، اطاعت، سچائی۔
اَلرِّقَابُ - گردنیں، مراد غلام۔ (واحد - رَقَبَۃٌ)
مُوْفُوْنَ - پورا کرنے والے (مصدر اِیْفَاءٌ)
بَأْسَاءُ - تنگدستی۔
ضَرَّاءُ - بیماری۔
بَأْسٌ - لڑائی، جنگ۔

---

(۱) لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
کچھ سارا کمال اسی میں نہیں (آگیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو۔ یا مغرب کو
وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے۔ کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر
وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الْمَالَ
اور فرشتوں پر اور (سب) کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پر۔ اور مال دیتا ہو
عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں کو اور محتاجوں کو
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ
اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں

وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ج

اور نماز کی پابندی رکھتا ہو۔ اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو اور جو اشخاص

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ

اپنے عہدوں کو پورا کرنیوالے ہوں جب عہد کرلیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہوں

فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ

تنگدستی اور بیماری میں اور قتال میں - یہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۱۷۷)

جو سچے (کمال کے ساتھ موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی (کہے جاسکتے) ہیں

---

(۱) ای لیس البِرَّ تولیتکم - والبر منصوب علیٰ انہ خبر لیس واسمہ اَنْ تُوَلُّوْا -

الدّرس الثالث والثلاثون (۳۳)

حسن المعاشرة

(جان کی حفاظت)

سَيِّئَةٌ ۔ برائی ۔	يَبْغُوْنَ ۔ بغاوت کرتے ہیں (مصدر بَغْیٌ)
اِنْتَصَرَ ۔ اس نے بدلہ لیا ۔	عَزْمٌ ۔ ہمت ۔
سَبِيْلٌ ۔ رستہ مراد الزام ۔	اُمُوْرٌ ۔ کام (اَمْرٌ واحد) ۔

(۱) وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ

اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی ۔ پھر جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے

فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے ۔ واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے ۔ سو ایسے

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

لوگوں پر کوئی الزام نہیں ۔ الزام صرف ان لوگوں پر ہے

يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط

جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ

ایسوں کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے۔ اور جو شخص صبر کرے

وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (شوریٰ از آیت ۴۰)

اور معاف کردے۔ یہ البتہ بڑی ہمت کے کاموں سے ہے

---

(۱) سیئہ کے بدلہ کو سیئہ کہہ کر سزا کے فلسفہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ سزا کا مقصد بھی تکلیف پہونچانا ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ پہلی تکلیف کسی بے گناہ انسان کو پہونچائی جاتی ہے اور یہ تکلیف ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جاتی ہے۔

الدرس الرابع والثلاثون (۳۴)

مال کی حفاظت

ذَوِالْقُرْبٰی۔ رشتہ دار۔
اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ راہگیر مسافر۔
تَبْذِیْرٌ۔ فضول خرچی۔
کَفُوْرٌ۔ بڑا ناشکر۔
اِمَّا تُعْرِضَنَّ۔ اگر تم منہ موڑلو۔
مَیْسُوْرٌ۔ نرم۔
مَغْلُوْلَۃٌ۔ باندھی ہوئی۔ (غُلٌّ طوق)
بَسْطٌ۔ کھولنا۔
مَلُوْمٌ۔ ملامت زدہ۔
مَحْسُوْرٌ۔ درماندہ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ
اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی وغیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا
اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا (کیونکہ) بے شک بے موقع اڑانے والے
اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۝
شیطانوں کے بھائی بند ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْھُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ
اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی امید ہو۔ اس کے انتظار میں تجھ کو ان سے

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

پہلو تہی کرنا پڑے۔ توان سے نرمی کی بات کہہ دینا۔ اور نہ تو اپنا ہاتھ

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

گردن ہی سے باندھ لینا چاہیئے۔ اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیئے

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ (۱) (بنی اسرائیل از آیت ۲۶)

ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہوکر بیٹھ رہو گے۔

---

(۱) ان آیتوں میں بخل اور اسراف کی مذمت کر کے قرآن نے مسلمانوں کو میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم کا اندازِ بیان اس وقت اور بھی زیادہ دلربا اور موثر بن جاتا ہے۔ جب وہ عام مسلمانوں کی جگہ خاص آنحضرتؐ کو مخاطب قرار دیتا ہے۔

الدّر الخامس والثلاثون (۳۵)

والدین کے حقوق

قَضٰی۔ حکم دیا ہے۔ فیصلہ کیا ہے۔
کِبَرُ۔ بڑھاپا۔
لَا تَنْهَرْ۔ مت جھڑک (مصدر نَهْرٌ)
اِخْفِضْ۔ جھکاؤ۔ (مصدر خَفْضٌ)
جَنَاحُ۔ بازو۔
ذُلُّ۔ تواضع۔ نرمی۔ اطاعت۔

---

(۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ
اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس
عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا
ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا۔
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ
اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل ار آیت ۲۳)
کہ اے میرے پروردگار۔ ان دونوں پر رحمت فرمائیے۔ جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا ہے

---

(۱) جب ہم بچپن میں کمزور اور محتاج ہوتے ہیں تو ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی وقت ہمارے والدین کمزور اور محتاج ہو جائیں اور ہم قوی اور غنی ہوں تو ان کی پرورش کرنا ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے۔

الدّرس السّادس والثلاثون (۳۶)

اولاد کے حقوق

اِمْلَاقٌ ۔ مفلسی ۔
خِطْأٌ ۔ غلطی ۔ گناہ ۔
اُنْثٰی ۔ مونث ۔ لڑکی ۔
مُسْوَدٌّ ۔ سیاہ (سواد ۔ سیاہی)

کَظِیْمٌ ۔ اندوہناک ۔ غمگین ۔
یَتَوَارٰی ۔ چھپتا پھرتا ہے (مصدر تَوَارِیْ)
هُوْنٌ ۔ ذلت ۔
یَدُسُّ ۔ گاڑتا ہے ۔ (مصدر دَسٌّ)

(۱) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ
اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو ۔
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ
(کیونکہ) ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں ۔ اور تم کو بھی ۔ بے شک ان کا قتل کرنا
كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۳۱)
بڑا بھاری گناہ ہے

(۲) وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ
اور جب ان میں کسی کو بیٹی کی خبر دی جائے ۔ تو سارے دن اس کا چہرہ
مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى
بے رونق رہے ۔ اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے ۔ (اور) جس چیز کی

مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ

اس کو خبر دی گئی ہو۔ اس کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ

آیا اس کو ذلت پر لئے رہے۔ یا اس کو (زندہ یا مار کر) مٹی میں گاڑ دے

فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (نحل از آیت ۵۸)

خوب سن لو۔ ان کی یہ تجویز بہت ہی بری ہے۔

---

(۱) اسلام سے پہلے عرب بیٹی کا باپ ہونے کا ننگ گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اور بعض تو ایسے سنگدل تھے۔ کہ اسے زندہ گاڑ کر مار ڈالتے تھے۔ اسلام نے نہ صرف یہ رسم مٹا دی۔ بلکہ اس کی پاکیزہ تعلمات نے وہ ذہنیت بھی مٹا دی جو ان تمام وحشیانہ مظالم کے پیچھے کام کر رہی تھی۔

الدرس السابع والثلاثون (۳۷)

(رشتہ دار اور ہمسایہ کے حقوق)

یَتَامیٰ۔ (واحد یَتِیْمٌ)۔
مَسٰکِیْنُ۔ واحد مِسْکِیْنٌ۔
جَارٌ۔ پڑوسی۔
اَلْجُنُبُ۔ اجنبی۔ (واحد جمع مذکر کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے)

مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ تمہارے داہنے ہاتھ جن کے مالک ہوں۔ مراد غلام
مُخْتَالٌ۔ مغرور۔ متکبر۔
یَکْتُمُوْنَ۔ چھپاتے ہیں۔ (مصدر کَتْمٌ۔ کِتْمَانٌ)
مُهِیْنٌ۔ ذلیل کرنے والا (اِهَانَةٌ)

---

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا
اور تم اللہ تعالےٰ کی عبادت اختیار کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو
وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی
اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اور اہل قرابت کے ساتھ بھی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی
اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی۔ اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی۔ اور ہم مجلس کے ساتھ بھی

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ

اور راہ گیر کے ساتھ بھی۔ اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ

بیشک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے۔ جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

جو کہ بخل کرتے ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں۔

بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

اور وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ (النساء از آیت ۳۶)

اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کے لئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۱) مل جل کر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مشکلات حل کریں۔ جہاں تک ہو سکے لوگوں کے ساتھ شفقت و احسان کریں اور حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انہی امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔

الدّرس الثامن والثلاثون (۳۸)

شوہر کے حقوق

قَوّٰامُوْنَ - حاکم -	نُشُوْزٌ - بدخوئی - بددماغی -
قٰنِتٰتٌ - مطیع - حکم ماننے والیاں	مَضَاجِعُ - لیٹنے کی جگہیں - خوابگاہیں - (واحد مَضْجَعٌ)

(۱) اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالےٰ نے

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ

بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ

سو جو عورتیں نیک ہیں۔ اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں بحفاظت الٰہی نگہداشت کرتی ہیں۔

وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

اور جو عورتیں ایسی ہوں۔ کہ تم کو ان کی بددماغی کا احتمال ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ

تو ان کو زبانی نصیحت کرو۔ اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو

وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۗ

اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کر دیں۔ تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ (النساء آیت ۳۴)

بلاشبہ اللہ تعالے بڑے رفعت اور عظمت والے ہیں۔

---

(۱) اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو۔ تو ایک دم سے بیوی کو چھوڑ دینا قرین انصاف نہیں۔ اس آیت میں قرآن کریم نے اصلاح باہمی کی مفید اور مؤثر تدبیریں بتائی ہیں۔

اگر ان تدابیر سے بھی مصالحت نہ ہو سکی۔ تو آیت مابعد میں بتایا گیا ہے۔ کہ طرفین کے دو آدمی باہم بیٹھ کر ان کا فیصلہ کر لیں۔ اگر میاں بیوی مل جل کر رہنا چاہتے ہوں۔ تو اس طرح ان کے درمیان پوری موافقت پیدا ہو جائے گی۔

الدّرس التاسع والثلاثون (۳۹)

بیوی کے حقوق

کُرْهًا۔ زور سے۔ جبرًا۔
لَا تَعْضُلُوْا۔ بند نہ کرو۔ مقید نہ کرو۔
(مصدر عَضْلٌ)
قِنْطَارٌ۔ ڈھیر۔ انبار۔

صَدُقَاتٌ۔ مہر (واحد صَدُقَةٌ)
نِحْلَةٌ۔ خوشی سے۔
هَنِيْئًا مَّرِيْئًا۔ رچتا پچتا۔ مزہ دار۔ خوشگوار۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص

اور عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں۔ جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ط

جو ان عورتوں پر ہیں۔ قاعدہ (شرعی) کے موافق۔ اور مردوں کا ان کے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (البقرۃ آیت ۲۲۸)

اور اللہ تعالےٰ زبردست (حاکم) ہیں۔ حکیم ہیں۔

(۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ

اے ایمان والو۔ تم کو یہ بات حلال نہیں۔ کہ عورتوں کے جبرًا مالک ہو جاؤ

كَرْهًا ۚ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

اور ان عورتوں کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان کو دیا ہے۔

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ج

اس میں کا کوئی حصہ وصول کر لو۔ مگر یہ کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گذران کیا کرو۔ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں

فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝

تو ممکن ہے کہ تم ایک شئے کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ لا

اور اگر تم بجائے ایک بی بی کے دوسری بی بی کرنا چاہو

وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا

اور تم اس ایک کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو

فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا ط اَتَاْخُذُوْنَهٗ

تو تم اس میں سے کچھ بھی مت لو۔ کیا تم اس کو لیتے ہو

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء از آیت ۱۹)

بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر

(۲) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ط

اور تم لوگ بی بیوں کو ان کے مہر خوشی دلی سے دے دیا کرو

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

ہاں اگر وہ بی بیاں خوش دلی سے چھوڑ دیں تم کو اس مہر میں کا کوئی جزو

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ؈ (النساء آیت ۴)

تو تم اس کو کھاؤ مزہ دار خوشگوار سمجھ کر

---

(۱) عربوں کا دستور تھا۔ کہ اگر کوئی شخص مرجاتا۔ تو اس کے وارث اس کے مال و متاع کے علاوہ اس کی بیوی پر بھی قابض ہو جاتے۔ نیز مختلف طریقوں سے عورتوں کو مجبور کرتے۔ کہ اپنا مہر چھوڑ دیں۔ اس آیت میں ان کو اس طرح کی تمام بے انصافیوں سے روک دیا گیا ہے

(۲) مہر عورت کی ملکیت ہے۔ وہ جیسے چاہے۔ خرچ کرے جسے چاہے دے۔ اس لئے مہر مقرر کرتے وقت بڑی احتیاط چاہیئے شریعت نے مہر کی مقدار کا تعین ہمارے حالات پر چھوڑ دیا ہے۔ جتنا ادا ہو سکے اتنا مہر مقرر کرنا چاہیئے۔

الدّرس الاربعون (۴۰)

تعدد ازواج اور اس کی شرطیں

طَابَ۔ پسند ہوا۔	اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ کہ تم زیادتی نہ کرو۔ (مصدر عَوْلٌ)
مَثْنٰی۔ دو دو۔	
ثُلٰثَ۔ تین تین۔	مُعَلَّقَةٌ۔ لٹکی ہوئی۔
رُبٰعَ۔ چار چار۔	(مصدر تَعْلِیْقٌ)

(۱) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی

اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکوگے

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں۔ نکاح کر لو۔

مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ

دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے۔ پس اگر

خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

تم کو احتمال اس کا ہو کہ عدل نہ رکھوگے۔ تو پھر ایک ہی بی بی پر بس کرو۔

اَدْنٰىٓ اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ (النساء آیت ۳)

زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ

اور تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا۔ کہ سب بی بیوں میں برابری رکھو

وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ

گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے۔ تو تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ۔

فَتَذَرُوْھَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا

جس سے اس کو ایسا کر دو جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو۔ اور اگر اصلاح کر لو۔

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالےٰ بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ

اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ اپنی وسعت سے

سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝ (النساء از آیت ۱۲۹)

ہر ایک کو بے احتیاج کر دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے اور بڑے حکمت والے ہیں۔

(۱) بعض حالات میں ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب یتیموں کی خبر گیری کا سوال پیدا ہو۔ یا ملک میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو۔ یا عورت دائم المریض ہو۔ یا بانجھ ہو۔ ایسے حالات میں

الدّرس الحادی والاربعون (۴۱)

یتیموں کے حقوق

لَا تُؤْتُوْا۔ مت دیا کرو۔	اُکْسُوْا۔ پہنایا کرو۔
(مصدر اِیْتَاءٌ)	(مصدر کَسْوٌ۔ کَسًا)
سُفَهَاءُ۔ ناسمجھ لوگ۔	اِنْ اٰنَسْتُمْ۔ اگر تم پاؤ۔
(واحد سَفِیْهٌ)	(مصدر اِیْنَاسٌ)
قِیَامٌ۔ سہارا۔	بِدَارٌ۔ جلدی کرنا۔

(۱) وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ
اور تم کم عقلوں کو اپنے وہ مال مت دو جن کو خدا تعالےٰ نے
لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا
تمہارے لئے مایۂ زندگانی بنایا ہے۔ اور ان مالوں میں ان کو کھلاتے رہو۔
وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝
پہناتے رہو۔ اور ان سے معقول بات کہتے رہو
وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا
اور تم یتیموں کو آزما لیا کرو۔ یہاں تک کہ جب

بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا
وہ نکاح کو پہونچ جائیں۔ پھر اگر ان میں ایک گونہ تمیز دیکھو
فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا
تو ان کے اموال ان کے حوالے کردو۔ اور ان اموالوں کو ضرورت سے زائد اُٹھا کر
وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ط وَ مَنْ كَانَ
اور اس خیال سے کہ یہ بالغ ہو جائیں گے۔ جلدی جلدی اڑا کر مت کھا ڈالو۔ اور جو
غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ج وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا
شخص مستغنی ہو سو وہ تو اپنے کو بالکل بچائے۔ اور جو شخص حاجتمند ہو
فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ط فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ
تو وہ مناسب مقدار سے کھالے۔ پھر جب ان کے اموال ان کے حوالے کرنے لگو
فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ (النساء از آیت ۵)
تو ان پر گواہ بھی لیا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ ہی حساب لینے والے کافی ہیں۔

---

(۱) مال قیام زندگی کا ذریعہ ہے۔ پس جب تک یتیم بچے بالغ نہ ہو جائیں۔ اور اپنے نفع نقصان کو نہ سمجھ سکیں۔ مال و متاع ان کے قبضہ میں مت دو اور خود بھی اسے خرد برد نہ کرو۔ بلکہ پوری دیانتداری سے اس کی حفاظت کرو۔

الدّرس الثانی والاربعون (۴۲)

دشمن کے حقوق

کُوْنُوْا قَوّامِیْنَ۔ کھڑے رہا کرو۔	شَنَاٰنٌ۔ بغض۔ دشمنی۔
قِسْطٌ۔ انصاف (قَسْطٌ۔ بے انصافی)	اِعْدِلُوْا۔ انصاف کرو (مصدر عَدْلٌ)
جَرَمَ عَلٰی۔ اس نے جرم کیا (جَرِیْمَۃٌ)	اِسْتَجَارَ۔ اس نے پناہ مانگی۔

---

(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ
بِالْقِسْطِ٘ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
شہادت ادا کرنے والے رہو۔ اور کسی خاص لوگوں کی عداوت
قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا٘ اِعْدِلُوْا هُوَ
تم کو اس پر باعث نہ ہو جائے۔ کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کیا کرو۔ کہ وہ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘ وَاتَّقُوا اللّٰهَ٘
تقوٰی سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (مائدہ آیت ۸)
بلاشبہ اللہ تعالےٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔

(۲) وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ
اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو۔ تو آپ اس کو پناہ دیجئے
حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ
تاکہ وہ کلامِ الٰہی سن لے۔ پھر اس کو اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝ (التوبۃ آیت ۶)
یہ حکم اس سبب سے ہے۔ کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ پوری خبر نہیں رکھتے۔

---

(۱) مسلمان کو چاہیئے کہ عدل و صداقت کا پیکر بن جائے۔ اپنا ہو۔ یا پرایا۔ دوست ہو یا دشمن جس کے ساتھ معاملہ کرے۔ انصاف کے ساتھ کرے۔ اور جس کے حق میں کوئی بات کہے۔ انصاف کی کہے۔

(۲) یعنی اگر لڑائی کی حالت میں بھی کوئی غیر مسلم قرآن سننا اور اسلام کی حقیقت معلوم کرنا چاہے۔ تو اسے بخوشی پناہ دو۔ اور جب جانا چاہے تو اسے اس کے ٹھکانے پہونچا دو۔ تاکہ وہاں پہونچ کر آزادی کے ساتھ غور و فکر کرے۔ اور جو راہ چاہے اختیار کرے۔

الدّرس الثالث والاربعون (۴۳)

اہل معاملہ کے حقوق

وَيْلٌ ۔ خرابی ۔ تباہی۔

مُطَفِّفٌ ۔ کم تولنے والا۔

اِذَا اكْتَالُوْا ۔ جب ناپتے ہیں۔

(مادہ ۔ كَيْلٌ)

يَسْتَوْفُوْنَ ۔ پورا لیتے ہیں۔

(مصدر ۔ استیفاء)

---

(۱) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کرلیں

يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝

تو پورا لیں ۔ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں ۔ تو گھٹا کر دیں ۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ

کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کرکے

عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (التطفیف از آیت ۱)

اٹھائے جائیں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

---

(۱) جس دکاندار میں یہ عیب موجود ہو اس کی دکان ہرگز نہیں چل سکتی ۔
آپ خریداروں کو لاکھ سمجھائیں۔ کہ اپنے بھائیوں سے سودا سلف خرید لیا کرو۔
لیکن اگر ان کے بھائی میں کم تولنے (یا زیادہ قیمت لینے) کی علت موجود ۲ ہے تو وہ اس کے مستقل گاہک نہیں بنیں گے ۔ ہمارے پرجوش مبلغین کو چاہیئے کہ گاہکوں کو چھوڑ کر دکانداروں میں تجارت کا سلیقہ
پیدا کرنے کی کوشش کریں ۔ لوگ ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے بازار جاتے ہیں ۔ صدقہ بانٹنے نہیں

الدّرس الرّابع والاربعون (۴۴)

المدنیۃ

اتحاد

اِعْتَصِمُوْا۔ پکڑے رکھو۔
حَبْلٌ۔ رسّی۔
اَعْدَاءٌ۔ دشمن (واحد عَدُوٌّ)
اَلَّفَ۔ الفت پیدا کی۔ ملایا۔

اَصْبَحْتُمْ تم ہو گئے۔ (فعل ناقص)
شَفَا۔ کنارہ۔ (شِفَاء شفایابی)
حُفْرَۃٌ۔ گڑھا۔
اَنْقَذَ۔ چھڑایا۔

---

(۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور باہم نا اتفاقی مت کرو۔ اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اس کو یاد کرو۔

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ

جبکہ تم دشمن تھے پس اللہ تعالےٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج

سو تم خدا تعالےٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط

اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ سو اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

اسی طرح اللہ تعالےٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کرکے بتلاتے رہتے ہیں

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (آل عمران آیت ۱۰۳)

تاکہ تم لوگ راہ پر رہو۔

---

(۱) اتحاد کو کامیابی کا اصل الاصول بتایا ہے۔ اور متحد ہونے کا ذریعہ یہ بتایا ہے۔ کہ سارے مسلمان مل کر خدا کی رسّی کو تھام لیں۔ کاش۔ آج کا مسلمان دوسرے سہاروں کو ڈھونڈنے کے بجائے اسی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا۔ اور متحد ہو کر ذلت، نکبت، افلاس اور غلامی کے عذاب سے چھوٹ جاتا۔

الدّرس الخامس والاربعون (۴۵)

اغیار سے قطع تعلق

بِطَانَةٌ - ہمراز۔
خَبَالٌ - تباہی۔ فساد۔ نقصان۔
عَنِتُّمْ - تم ایذا میں پڑ گئے۔
(مادہ۔ عَنَتٌ)

عَضُّوا - کاٹتے ہیں۔ (مصدر عَضٌّ)
اَنَامِل - انگلیاں۔ پورے۔
(واحد۔ اُنْمُلَةٌ)
کَیْدٌ - تدبیر۔ مکر۔ چال۔

(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً
اے ایمان والو۔ اپنے سوا کسی کو صاحب خصوصیت مت بناؤ۔
مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا
وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے
مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ
تمہاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں۔ واقعی بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے
وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا
اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے۔ وہ تو بہت کچھ ہے۔ ہم علامات
لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ
تمہارے سامنے ظاہر کر چکے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ہاں۔ تم ایسے ہو
اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ
کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو۔ اور یہ لوگ تم سے اصلاً محبت نہیں رکھتے

وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ

حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ

اور جب الگ ہوتے ہیں۔ تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ مارے غیظ کے

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

آپ کہہ دیجئے کہ تم مر رہو اپنے غصہ میں بے شک خدائے تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ

اگر تم کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے۔ تو ان کے لئے موجب رنج ہوتی ہے۔

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر تم

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ

استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو۔ تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہونچا سکیگی

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ (آل عمران از آیت ۱۱۸)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں۔

---

(۱) اس آیت میں مسلمانوں کو کسی خاص فرقے سے نہیں بلکہ ہر غیر مسلم سے چوکنا رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ ۔

الدّرس السادس والاربعون (۴۶)

جہاد

اُذِنَ۔ اجازت دی جاتی ہے۔
(مصدر اِذْنٌ)

صَوَامِعُ۔ خانقاہیں۔
(واحد۔ صَوْمَعَۃٌ)

بِیَعٌ۔ گرجے۔
(واحد۔ بِیْعَۃٌ)

صَلَوٰتٌ۔ یہودیوں کے عبادت
(صلوٰۃ۔ کلیسا)

(۱) اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ؕ
(اب) لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دیجئی جن سے لڑائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر بہت
وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۙ اَلَّذِیْنَ
ظلم کیا گیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے جو اپنے
اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا
گھروں سے بے وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں۔
رَبُّنَا اللّٰہُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ
کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ (ہمیشہ سے) لوگوں کا
بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ
ایک دوسرے سے زور نہ گھٹواتا رہتا تو (اپنے اپنے زمانوں میں) نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے

وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ

اور یہود کے عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے،

كَثِيْرًا ۭ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ

سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ جو اللہ (کے دین) کی مدد کرے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (الحج آیت ۳۹)

بے شک اللہ تعالےٰ قوت والا (اور) غلبہ والا ہے

---

(۱) جہاد کے بارے میں یہ آیت سب سے پہلے اُتری ہے۔ اس میں مسلمانوں کو صرف اپنے بچاؤ کی خاطر ہتھیار اُٹھانے کی اجازت دی گئی ہے اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تمام مذہبی لڑائیاں صرف مدافعانہ تھیں۔ جارحانہ نہیں تھیں۔

الدّرس السابع والاربعون (۴۷)

فرعونی سیاست

عَلَا - بلند ہوا۔	یُذَبِّحُ - ذبح کیا کرتا تھا (مصدر ذَبْحٌ)
شِیَعًا - گروہ گروہ (واحد شِیْعَۃٌ)	یَسْتَحْیِیْ - زندہ رکھ چھوڑتا تھا۔

(۱) اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا

فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا۔ اور اس نے وہاں کے باشندوں کو

شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ (۲)

مختلف قسمیں کر رکھا تھا کہ ان (باشندوں) میں سے ایک جماعت (بنی اسرائیل) کا زور گھٹا رکھا تھا

یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ (۳) وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ

(اس طرح سے کہ) ان کے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (القصص آیت ۴)

واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔

---

(۱) "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" یہ جادو جیسا اثر رکھنے والا اصول، فرعونی سیاست کا کامیاب ترین حربہ تھا۔ جس کو حضرت موسیٰؑ نے ناکام کر دیا۔ لیکن کیا یہ سچ نہیں ہے کہ "ہر فرعونے را موسیٰ"۔

(۲) فرعون نے بنی اسرائیل کو اچھے کاموں اور اعلیٰ عہدوں سے محروم کر کے طرح طرح کے ذلّت کے کام ان کے سپرد کئے تھے۔ یہی کام اب دنیا میں مغربی قومیں کر رہی ہیں۔

(۳) فرعون بیوقوف تھا۔ ورنہ بنی اسرائیل کو غریب رکھتا۔ ان کے نونہالوں کو فیشن کا دلدادہ بناتا۔ سینما۔ تھیٹر۔ ناچ رنگ وغیرہ کی چاٹ لگاتا اور ملازمت کے لئے قابلیت کی نہیں، بلکہ محض ڈگریوں کی شرطیں لگاتا۔ اس میٹھی چھری سے وہ مر بھی جاتے۔ اور فرعون بدنام بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ یہ موت بنی اسرائیل کی ذہنی اور روحانی موت ہوتی۔ اور جس قوم میں (مذہبی اور قومی) روح باقی نہ رہے۔ اس کے افراد باہمی اختلافات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کو ملک و ملّت کی سب سے بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو دشمن کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہیں مل سکتی۔

الدرس الثامن والاربعون (۴۸)

اسلامی سیاست

نُرِیَ ۔ دکھا دیں ۔
(اِرَاءَ ةٌ)
حَذَرُ ۔ بچنا ۔ ڈرنا ۔

نَمُنَّ ۔ کہ ہم احسان کریں ۔
(مصدر مَنٌّ ۔ مِنَّةٌ)
اَئِمَّةٌ ۔ مقتدا ۔ پیشوا ۔ حاکم ۔
(واحد اِمَامٌ)

(۱) وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
اور ہم کو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زمین (مصر) میں زور گھٹایا جا رہا تھا ۔
فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً
ہم ان پر (دنیوی و دینی) احسان کریں اور ان کو (دین میں) پیشوا بنا دیں
وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
اور (دنیا میں) ان کو (ملک کا) مالک بنائیں ۔ اور ان کو زمین میں
فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
حکومت دیں ۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے تابعین کو
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ (القصص ۔ آیت ۵)
ان (بنی اسرائیل) کی جانب سے وہ (ناگوار) واقعات دکھلائیں جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے

(۱) اللہ تعالےٰ ہمیشہ دنیا میں کمزوروں کو طاقتور بنا کر اور
اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنے والوں کو نیچا دکھا کر اپنی قدرت کا ہاتھ
دکھاتا رہا ہے۔ یہی نظارہ اس نے بنی اسرائیل کو دکھایا تھا۔ یہی مسلمانوں
دکھایا تھا۔ اور اگر سنت اللہ نہیں بدلی۔ (جیسے کہ نہیں بدلتی) تو
یہی نظارہ عنقریب وہ پھر دکھانے والا ہے۔

الدرس التاسع والاربعون (۴۹)

دعا

اِفْتَحْ ۔ فیصلہ کر۔	ثَبِّتْ ۔ جمادے۔
اَفْرِغْ ۔ ڈال دے۔	اُنْصُرْنَا ۔ ہماری مدد کر۔

(۱) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ، رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے
بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○ (الاعراف آیت ۸۹)
درمیان میں فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق۔ اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ
اے ہمارے پروردگار۔ ہم پر استقلال (غیب سے) نازل فرمائیے۔ اور ہمارے
اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرۃ آیت ۲۵۰)
قدم جمائے رکھئے۔ اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجئے۔

الدّرس الخمسون (۵۰)

التجا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج

اے ہمارے رب ہم پر داروگیر نہ فرمایئے۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج

اے ہمارے رب۔ اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے۔ جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج

اے ہمارے رب۔ اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو۔

وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ

اور درگذر کیجئے ہم سے۔ اور بخشد یجئے ہم کو۔ اور رحم کیجئے ہم پر

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقرۃ آخری آیت)

آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے۔ اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ (البقرۃ آیت ۲۰۱)

اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

سیّد جمال الدین افغانی

یہ مختصر رسالہ فقید الشرق علامہ سیّد جمال الدینؒ افغانی کی سیرت اور تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اگر آپ سیّد صاحب کی پُر اسرار شخصیّت، علمی تبحر، سیاسی تدبّر اور انقلابی کارناموں سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ذیل کے پتہ پر صرف

تین آنے (۳/) کے ٹکٹ

بھیج کر منگوا لیجیے۔

سیکرٹری اسلامک کلچر سوسائٹی

ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر

ملنے کا پتہ

(۱) حافظ محمد ادریس ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر

(۲) منیجر پیکو لمٹیڈ۔ بیرون موچی دروازہ لاہور

(۳) ایم۔ عبد الرحمٰن عبد الکریم تاجرانِ کتب
متصل ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر

(مطبوعہ عثمانی برقی پریس بالبازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر)
پبلشر سید محمد ادریس ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر)